اخبار نور افشاں لودیانہ

آفتاب صداقت

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

نمبر ۴۴ | مطبوعہ ۳۱ - اکتوبر سنہ ۱۸۸۹ء بروز پنجشنبہ | جلد ۱۷

دستور العمل نور افشاں

قیمت سالانہ معہ محصول ڈاک

" سالانہ معہ محصول ڈاک دو کاپیوں سے زیادہ ایک ہی شخص کے نام [illegible]

" ایک شخص کے نام کاپی کو ام وصول ہو پر ایک کاپی [illegible] [illegible]

ہر حالت میں قیمت پیشگی لیجائیگی +

ایڈیٹوریل

اس امر کا بمشکل شک یا انکار ہو سکتا ہے کہ خداوند یسوع مسیح نے اپنے معجزات کو اپنے الٰہی اختیار و رسالت کی اسناد ٹھہرایا ہے۔ انجیل کی اکثر آیات میں وہ بکمال صفائی ظاہر کرتا ہے کہ اُن معجزوں کا کیا مطلب تھا اور اُنکی کیا تاثیر و نتیجہ ہوگا۔ وہ فرماتا ہے کہ "میرے پاس یوحنا کی گواہی سے ایک بڑی گواہی ہے کیونکہ جو کام باپ نے مجھے سونپے ہیں تاکہ پورے کروں یعنی یہ کام جو میں کرتا ہوں مجھ پر گواہی دیتے ہیں کہ باپ نے مجھے بھیجا ہے" یوحنا ۵ باب ۳۶ آیت اور وہ پھر فرماتا ہے کہ "کام جو میں اپنے باپ کے نام سے کرتا ہوں یے میرے گواہ ہیں" یوحنا ۱۰-۲۵ جبکہ یوحنا بپتسمہ دینے والے کے شاگرد اُسکے پاس آئے تاکہ دریافت کریں کہ وہ حقیقی مسیح ہے کہ نہیں اُسنے جواب دیا کہ جاکے جو کچھ تم نے دیکھا اور سنا ہے یوحنا سے بیان کرو کہ "اندھے دیکھتے ہیں لنگڑے چلتے ہیں کوڑھی چنگے ہوتے ہیں بہرے سنتے ہیں مُردے جلائے جاتے ہیں" لوقا ۷-۲۲ عیب جو یہودیوں کو اُسنے جواب دیا کہ "تاکہ تم جانو کہ ابن آدم زمین پر گناہ معاف کرنے کا اختیار رکھتا ہے (تب اُسنے جھولے کے مارے سے کہا) اُٹھ اپنی چارپائی اُٹھا لے اور اپنے گھر چلا جا" متی ۹-۶ و ۸ اور یہودی اُس گواہی کو جو اُسنے معجزوں سے دی رد کرنے سے نہایت قصوروار ٹھہرائے گئے۔ "اگر میں نے اُنکے (یہودیوں کے) بیچ میں وے کام جو کسی دوسرے نے نہیں کئے نہ کئے ہوتے تو اُنکا گناہ نہ ہوتا" یوحنا ۱۵-۲۴ پس یے سب باتیں نہایت صاف اور بیشک بہت ہی معنے رکھتی ہیں کہ خداوند یسوع مسیح نے اپنے معجزات کو اپنی الٰہی رسالت کی اسناد ٹھہرایا +

شہنشاہ جلال الدین اکبر بادشاہ ہندوستان کے

جو نورتن مشہور ہیں اُنمیں سے شیخ ابو الفیض فیضی فیاضی کا حافظہ اس قدر بڑھا چڑھا ہوا تھا کہ اُسکے سامنے جو کوئی قصیدہ یا غزل خواہ وہ کتنے اشعار ہوں پڑھتا تو وہ ایک ہی دفعہ میں حفظ کر لیتا تھا فیضی کا بھائی ابو الفضل دو دفعہ میں اور فیضی کا غلام ۳ دفعہ میں۔ بدیں وجہ کسی جدید نو وارد شاعر کا اُس بزم میں رنگ نہ جم سکتا تھا۔ اتفاقاً عرفی شاعر ایرانی بھی دربار اکبر میں حاضر ہوا اور بادشاہ کی مدح و ثنا میں اپنا بنایا ہوا قصیدہ پیش کیا جب سنا چکا اور بہت تعریف ہوئی اکبر چاہتا تھا کہ انعام اور خلعت عطا فرمائے کہ فیضی فوراً بول اُٹھا کہ جہاں پناہ یہ قصیدہ تو فدوی نے تصنیف کیا ہے اگر اعتبار نہ ہو تو سنا دوں بادشاہ نے حکم دیا کہ اچھا چنانچہ فیضی نے حسب معمول سنا دیا پھر اپنے بھائی ابو الفضل سے بطور شہادت سنوا دیا پھر اپنے غلام سے بھی پڑھوا دیا۔ بیچارہ عرفی کے چہرہ کا رنگ فق ہو گیا اور حضور بادشاہ میں بڑی خجالت حاصل ہوئی۔ عرفی تھا عقلمند دوسرے روز ایک رباعی شاہزادہ سلیم عرف نور الدین جہانگیر کی مدح میں تصنیف کرکے لایا اور ۳ مصرع پڑھکر خاموش ہو رہا اور بادشاہ کے حضور میں عرض پرداز ہوا کہ جناب عالی اگر یہ رباعی فیضی صاحب کی تصنیف ہو تو مہربانی کرکے اس کا چوتھا مصرع سنا دیں اب تو فیضی بغلیں جھانکنے لگے بالآخر مجبوراً اقرار کیا کہ یہ رباعی میری تصنیف نہیں ہے تب عرفی نے چوتھا مصرع بھی سنایا اور خلعت و خطاب و انعام پایا۔ مطلب اس حکایت سے یہ ہے کہ آجکل کے آریہ بھائی یہ دعوی کرتے ہیں کہ وید میں جملہ علوم و فنون از روئے الہام مندرج ہیں چنانچہ ماہ اگست کے ویدک میگزین اجمیر میں صفحہ ۱۰ پر جہاز کی بابت رگوید ادھیائے ایک منتر ورگ

منتر ۳ کا حوالہ دیکر بیان کیا ہے کہ جو شخص دولت کا خواہشمند ہو وہ اپنی اِس خواہش کو اِس طرح پوری کرے کہ مختلف چیزوں سے کسی طرح کی کلوں والے جہاز کو بناوے اور اُس میں چیزوں کو بھر کر بیوپار کے لئے سمندر اور ندیوں میں آوے جاوے تو اُسکی دولت کی ترقی ہو۔ اس عبارت سے پہلی بات یہہ نکلتی ہے کہ آیندہ چلکر ہمارے آریہ برادر ریل اور تار کے حق میں بھی کہینگے کہ وید میں لکھا ہے کہ جو شخص جلد سفر طے کیا چاہے اور خبر دفعۃً پہنچانا چاہے وہ ایسی ایسی چیزوں کو جمع کرکے اپنا کام نکالے۔ میں پوچھتا ہوں کہ ایسی ایجادات کو الہام سے کیا تعلق۔ یہہ تو انسان کی عقل کی تیزی کا نتیجہ ہے اور اگر درحقیقت وید میں جہاز بنانے کا الہام ہوا ہے تو مہربانی کرکے فرمائیں کہ بنانے کی ترکیب کیا لکھی ہے اور جو چیزیں کہ آیندہ ایجاد ہونے والی ہیں جو ابھی تک مستعمل نہیں جنکی فکر میں عقلائے فرنگ لگے ہوئے ہیں اُنکی ایجاد کی بھی ترکیب وید میں ہے کہ نہیں اگر نہیں ہے تو رگوید کی اِس ہدایت کا یہہ ہی نتیجہ ہوگا کہ یہہ وید اُس زمانہ میں تصنیف ہوا جبکہ جہاز بن چکا اور [illegible] اِس ایک دلیل سے صاف اُڑ گیا۔

ریویو

پہلا رسالہ جواب اہل الکتاب فی مقدمۃ فصل الخطاب مشعر بر اظہار مغالطات و غلط فہمی مولوی نور الدین صاحب بھیروی و ثبوت بشارات خداوند یسوع مسیح مصنفہ پادری ٹامس ہاول صاحب بشیر پنڈ دادنخاں ضلع جہلم بغرض ریویو مطبع نور افشاں میں بھیجا گیا ہے قریب نصف رسالہ کے ہم نے بغور پڑھا واقعی تصنیف مصنف کے لائق اور نہایت مستقل اثبات بشارات خداوند مسیح اور ابطال اخبارات وہمی و باطلہ [illegible] عربی از کتب مقدسہ مصنف رسالہ نے مندرج فرمائے ہیں ہمارا ارادہ تھا کہ بعد مطالعہ کل رسالہ کے اُس پر ایک ریویو لکھینگے مگر ہمارے معزز مسیحی بھائی مسٹر ابراہیم [illegible] صاحب نے اُس پر ایک ریویو لکھکر بھیجدیا ہے ہم اُسکو درج ذیل میں شایع کرتے ہیں اسکے ۴۰ صفحہ قیمت ۴ر مگر چھپائی بیشک اچھی نہیں ہے اُن مسیحیوں کے لئے جو اہل اسلام میں انجیلی خدمت کرتے ہیں یہہ رسالہ نہایت کار آمد ہوگا

مراسلات

ریویو

پادری ٹامس ہاول صاحب کا پہلا رسالہ۔

بجواب

جواب اہل الکتاب فی مقدمۃ فصل الخطاب

تصنیف

مولوی نور الدین صاحب بھیروی حکیم مہاراجہ جموں ہے

مولوی بھیروی کا دیکھا نور
برعکس نہند نام زنگی کافور

اہل کتاب پر واضح ولایح ہو۔ کہ اِس روشنی کے زمانہ میں اندھیرے کے کام کرنے باعث مضحکہ اور قابل نفرت و نفرین ہیں۔ ہم دیکھتے ہیں کہ ہندوستان میں جو لوگ منکر توحید باری تھے اور جھوٹے الہوں کی مورت بنے بیٹھے تھے۔ وہ بھی آج **حقیقی نور** سے منور ہوکر توحید کے مقر اور شرک کے منکر بن بیٹھے ہیں۔ دور کیوں جاؤ آریوں ہی کو دیکھ لو۔ دیو دھرمیوں پر خیال کرو۔ لیکن افسوس تم پر اے محمدی کتاب والو۔ اے توحید کے جاں نثارو۔ ذرا غور تو کرو۔ اے سنگ اسود کے پوجاریو۔ اے کعبہ پرستو تم پر افسوس ہے [illegible] کچھ تو خدا کا خوف کرو کس شیخی پر پھیلے بیٹھے ہو کس سامری عرب کی جادو بھری آنکھوں نے تمکو مارا۔ کہ تم سچائی کے بیزار ہوگئے تم گلوں کی سیر کرتے۔ خدا کی خدائی کے تماشے دیکھتے ہو اِس زمانہ پر کیوں نہیں غور کرتے۔ اب تو چاند کے آستین سے گذر نکلا زمانہ نہیں صحراے عرب کی خاک چھن چکے۔ سونا چاندی تو الگ رہا۔ اُس میں سے تو ریت کے چمکیلے ذرے بھی نہیں نکلے دیکھو آفتاب صداقت سر پر ہے۔ تم کیوں غاروں اور اندھیری جگہوں میں ٹٹولتے پھرتے ہو۔ اور قومیں دین و دنیا دونوں میں ترقی کر رہی ہیں۔ تمہارا دونوں میں کیوں زوال ہے؟ تم بھی کوئی قدم آگے بڑھے ہوتے۔ اے اُمت محمدی سچائی سے کہتا ہوں۔ اور آپسے بھی یہہ صداقت چھپی نہیں کہ ڈاکٹران دین مسیحی نے محمدی مذہب محمد اور قرآن کے تمام رگ و ریشہ کو صداقت و تحقیق کے نشتروں سے کھول دیکھا۔ چیر دیکھا۔ مگر کہیں صحت اور تازگی نہ پائی۔ تمام بدن میں زہر اور تعفن بھرا ہے۔ آپنے کیوں تعصب اور ہٹ دھرمی کا کلوروفارم سونگھ رکھا ہے۔ ذرا آنکھیں کھول کر دیکھو تو۔

وہ بادہ شبانہ کی سرمستیاں کہاں
اُٹھئے بس اب کہ لذت خواب سحر گئی

آپکی یہہ غفلت اور بیہوشی آپکی تحریروں اور تقریروں سے ظاہر ہے۔ بقول حضرت سلیمان سورج کے نیچے آپ کوئی نئی بات نہیں نکالتے بار بار وہی پرانے مردے اکھاڑ رہے ہو۔ آپکا دماغ کیسا سڑا ہے۔ کہ تعفن بھی نہیں آتی۔ ایسے خیالات کے اظہار اور واہیات تصنیفات سے حاصل کیا۔ اور پبلک کو اِس سے کیا نفع مل سکتا ہے۔ آپکی تصنیفات تو بھلا کیا آپکے قرآن کی نسبت زمانہ حال کے مصنوعی پیغمبر پنڈت اگنی ہوتری جی کی تصنیفات ہزار درجہ بہتر ہیں۔ اگرچہ وہ نجات کے لئے کسیطرح کافی نہیں۔ تاہم اخلاق کو تو فائدہ پہنچاتی ہیں مگر اخلاق محمدی تو تمام اخلاق کی بھی مٹی پلید کرتا ہے۔ آپکی کارگذاریاں نہ صرف لایق افسوس بلکہ قابل رحم ہیں چنانچہ یہی کتاب فصل الخطاب اِس لایق نہیں کہ اس پر کچھ بھی توجہ اور رسالہ کیا جاوے۔ چونکہ اسکا تعلق پادری صاحب ممدوح سے بہت تھا۔ اِس لئے اُنہوں نے اُسکے جواب کی طرف توجہ فرمائی۔ اور یہہ پہلا رسالہ طبع کروا کر شایع کروایا اِس تعلق کی حقیقت یوں ہے کہ ۷۔ اپریل [illegible] میں پادری صاحب

موصوف نے مولوی نورالدین صاحب سے آٹھ سوال محمد کی نبوت کے منجانب اللہ ہونے کے عدم ثبوت میں تحریری پیش کئے۔ جس کا جواب مولوی صاحب سے ۱۸۸۴ء تک کچھ بن نہ پڑا۔ لیکن آخر کار ۱۲ برس پہاڑ کے حمل کا نتیجہ ۱۸۹۶ء کے آخر میں ان سوالوں کے جواب میں کتاب فصل الخطاب شایع کروائی۔ اور ایسے بھولے بن اور سادہ لوحی سے کہ گویا کسی سے واقف ہی نہیں۔ مولوی صاحب خود دین محمدی کے ریگستانی شکستہ قلعہ کو بالو سے مرمت کر رہے ہیں +

دیکھ لی بس مولویت آپکی
کیا یہی تھی قابلیت آپکی

ہم نے مولوی صاحب کی کتاب کو بخوبی دیکھا ہے اور اب اُسکا جواب بھی ہمارے سامنے میز پر رکھا ہے۔ جسکو ہم نے بالفعل سرسری نظر سے دیکھا ہے جس پر اپنے کچھ خیالات کا اظہار کرتے ہیں +

اولاً۔ ہمارے خیال میں مولوی صاحب کی کتاب کے جواب دینے کی کچھ ضرورت نہ تھی۔ اِس لئے کہ مولوی صاحب نے پادری صاحب کے سوالوں میں سے ایک کا بھی جواب نہیں دیا اور جو ایک آدھ کا قدرے دیا بھی ہے۔ وہ

سوال از آسمان جواب از ریسماں

کے مصداق ہے۔ مثلاً پادری صاحب کا سوال یہہ تھا کہ قرآن کا یہہ دعویٰ کہ محمد صاحب کے حق میں کتب سماوی میں پیشین گوئیاں درج ہیں۔ وہ کتب سماوی سے اُنکے حق میں ثابت کریں؟ محمد کے نورالملت والدین مولانا المعظم مولوی نورالدین صاحب کیا فرماتے ہیں کہ "کچھ ضرورت نہیں کہ سب نبیوں کی بابت پیشین گوئی کیجاوے" کیا خوب جواب ہے۔ ہم تو یہ پوچھتے ہیں کہ تمہارے باپ کا کیا نام ہے۔ جواب ملتا ہے کہ کچھ ضرورت نہیں کہ کسی کے باپ ہوں۔ سب کیا غرض ہے۔ تم اپنی خبر تو لو۔ اس مغالطہ اور لا یعنی کلام سے ایکطرح مولوی صاحب نے ثابت کر دیا کہ قرآن کا دعویٰ باطل ہے۔ پیشین گوئی کا پتہ نہ دار دیونہی اپنے پُرانے تاریکی کے قانون کے مطابق بہت کچھ لکھا ہے۔ علاوہ اِس بیہودگی کے جواب تو بن نہیں آئے۔ اُلٹے وہی چند اعتراض خداوند مسیح عالم کی نسبت دھر گھسیٹے ہیں۔ اِس میں ہم اُنکو ضرور ازنہیں ٹھہراتے کیونکہ مُردہ بدن میں جان ڈالنی صرف ذات الہٰی کی صفت ہے۔ یہہ بیچارے اُن محمدیت کی بوسیدہ اور ناتراشیدہ ہڈیوں میں کہاں سے جان ڈالیں۔ اپنی جبلّی عادت کے مطابق بیہاری ہاڑی عورتوں کی طرح طعنے مہنے دینے شروع کر دیتے ہیں۔ مولوی صاحب نے بھی اپنے بزرگوں کے قاعدہ سے خلاف نہیں کیا۔ اور نہ کوئی نئی بات اپنی طرف سے نکالی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اسکا جواب ضروری نہ تھا +

ثانیاً۔ لیکن چونکہ اِس خاص تعلق کی وجہ سے پادری صاحب نے جواب لکھنا ضروری سمجھا اِس لئے ہمیں بھی اُس کو دیکھنا مناسب معلوم ہوا۔ اب اگر ہم پادری صاحب کے رسالہ کی خوبیاں بیان کریں۔ تو محمدی بھائی جھٹ یہ مثل پکار اُٹھینگے کہ

من ترا حاجی بگویم تو مرا حاجی بگو

اِس لئے ہم اسکی صداقت اور خوبیوں کو اپنے اور کتاب کے ناظرین کے انصاف پر چھوڑتے ہیں۔ بہتر ہے کہ وہ خود پادری صاحب سے رسالہ منگوا کر دیکھیں۔ اگر انصاف کی عینک لگا کر دیکھینگے تو البتہ پادری صاحب کی محنت صداقت لیاقت کی داد دینگے پادری صاحب نے جا بجا یونانی و عبرانی اصلی زبانوں کے حوالہ دیکر مولوی صاحب کے دعووں کو باطل کیا ہے۔ اور ثابت کیا ہے کہ خداوند مسیح کی جن بشارتوں پر مولوی صاحب معترض ہیں وہ حقیقت ہی میں ابن مریم ہی کی نسبت ہیں۔ نہ تو محمد کا اُنمیں کچھ ہے۔ اور نہ کسی اور خیالی پیغمبر کا۔ مولوی صاحب نے تو صرف چھ ہی بشارتوں کا ذکر کیا جنکا کافی وافی شافی جواب اِس رسالہ میں دیا گیا۔ مگر پادری صاحب نے ۲۶ بشارتیں خداوند کی پُرانے عہدنامہ سے نکالکر درج رسالہ کی ہیں اور مولوی صاحب کے مغالطوں اور دھوکوں کی ایسی قلعی کھولی ہے کہ واہ واہ۔ شرم والے ہونگے تو ایسی چوٹ کھا کر پھر کبھی ایسی باتوں سے باز آوینگے۔ آدمی تو مولوی صاحب بھلے مانس معلوم ہوتے تھے۔ پھر نہ معلوم اُنہوں نے کیوں ایسی ہٹ کی چال چلی اور ایسے مغالطوں سے کتاب کو سیاہ کیا +

مولوی صاحب کو معلوم ہونا چاہئے کہ اِس مہذب زمانہ میں ایسی چال عام پسند نہیں۔ اور ایسی ناشائستہ تحریر بھی قابل توجہ نہیں گنی جاتی۔ جناب بندہ یاد رکھئے۔ کہ جس چال آپکے پیغمبر پیغمبر نہ ثابت ہو سکے۔ تو چال کے قادیانی پیغمبر کی چال آپکے مفید مطلب نہیں۔ ہمارے پادری ٹھاکر داس صاحب جائنٹ ایڈیٹر مبشر انجیل نے انکی کتاب براہین احمدیہ کی کیسی دھجیاں اُڑائی ہیں۔ آپ اُنکے مرید کیا کر سکینگے +

جسحال کہ مشیت ایزدی نے انسان کی نجات کا پورا انتظام مسیح یسوع میں کر دیا۔ تو بس ہے۔ اب انسانی ڈھکوسلے کیا کرینگے صرف آپ کی آنکھوں پر تعصب کا پردہ ہے +

نور از صدق بر طیلا نہا گر دیدہ گویا
صدائے ابن حق۔ انجیل را نشنیدہ گویا

اب اور کسی ہی شی کی ضرورت نہیں۔ کیونکہ

مسیح کے بعد جو آئے وہ سب بیکار ہیں آئے
یوں آنے کو محمد بھی صد بار ہیں آئے

ثالثاً۔ غرض پادری صاحب کا رسالہ دیکھنے کے قابل ہے ہم صداقت کے واعظ ہو کر منت سے التماس کرتے ہیں کہ ہمارے ناظرین حق و باطل کی امتیاز کی خاطر اُسکو منگوا کر دیکھیں قیمت صرف ۴ ہے۔ پادری ناول صاحب کو مقام پنڈ دادن خاں قیمت نقد بھیجکر طلب فرما دیں +

رابعاً۔ ہمیں افسوس سے لکھنا پڑا ہے اور اُمید کہ پادری صاحب بُرا نہیں مانینگے کہ ایسا عمدہ رسالہ اور جا بجا غلط چھپا ہے علاوہ صحت نامہ کے جو کتاب کے آخر میں ہے۔ اور بھی کئی ایک غلطیاں ہیں۔ یہہ صریح پریس والوں کی غفلت معلوم ہوتی ہے اور رسالوں کی نسبت زیادہ احتیاط رکھنی چاہئے جیسا کہ خیال تھا۔ سب صاف چھپائی نہیں +

خامساً۔ آخر میں ہماری دُعا ہے۔ کہ خدا پادری صاحب کو

توفیق و ہمت دے کہ بندہ بھی وہ اسی طرح اپنے خداوند کے جلال کی خاطر صداقتوں سے بطالتوں کی تردید کرے ✱

راقم

رحمت مسیح واعظ اسسٹنٹ ایڈیٹر مبشر انجیل۔

ایک اعتراض کا جواب

عموماً مسیحی مذہب کے خلاف یہہ اعتراض پیش کیا جاتا ہے کہ چونکہ مسیح گنہگاروں کا کفارہ ہوا اس لئے مسیحیوں کو گناہ کرنے کی اجازت مل گئی ہے۔ یا یوں کہیں کہ مسیحی جسقدر گناہ چاہیں کریں مسیح کے کفارہ کے سبب بخشے جائینگے۔ ایسے معترض انجیل کے اصول سے ناواقف ہونے کے باعث غلطی کرتے ہیں واضح ہو کہ کوئی اعتراض مسیحی مذہب کے خلاف نیا نہیں۔ ابتدائے تواریخ میں مخالفوں نے وہ وہ سخت اعتراض کئے ہیں کہ آج کل کے بڑے بڑے نکتہ چینیوں کے خیال میں بھی نہیں آئے تس پر بھی اس زمانہ کے بعض کوتاہ بین پرانے مُردے اکھاڑنے اور انکو نئے لباس میں پیش کرنے پر اکڑتے ہیں مسیحی مذہب کے خلاف چند فرسُودہ اعتراض کرکے جُہلا کے سامنے اپنی لیاقت کا نقارہ بجاتے ہیں۔ مذکورہ بالا اعتراض بھی انہی قدیم اعتراضوں میں سے ہے چنانچہ پولوس حواری شہر روما کے مسیحیوں کی طرف خط میں یہی سوال دوسرے الفاظ میں یوں ادا کرتا ہے کہ کیا ہم گناہ کیا کریں اس لئے کہ ہم شریعت کے اختیار میں نہیں بلکہ فضل کے اختیار میں ہیں۔ اور اس اعتراض کا جواب بھی رسول مذکور نے اسی باب میں تحریر کیا ہے۔ جو چاہے رومیوں کے نام کے خط کا چھٹا باب غور سے پڑھ کر دیکھے ✱

اس اعتراض سے یہہ ثابت ہوتا ہے کہ معترض خود نہیں سمجھتا کہ کیا اعتراض کر رہا ہے کیونکہ جو شخص گناہوں کی نجاست سے واقف اور گناہوں کی مغفرت کی نسبت انتظام ایزدی کا علم نہیں رکھتا وہی اس قسم کے کلمات زبان پر لاویگا۔ شاید بیجا نہ ہوگا کہ ادب کی خاطر یہاں چند الفاظ اس تعلق کی نسبت لکھے جاویں جو مسیحی کا مسیح کے ساتھ ہوتا ہے۔ لیکن یاد رہے کہ یہہ معاملات روحانی عالم سے متعلق ہیں اور اُن لوگوں کی سمجھ میں ہرگز نہیں آسکتے جو دنیاوی اشیاء کے حلقہ کے باہر نگاہ نہیں دوڑا سکتے انہوں کے سامنے روحانی عالم کی باتیں بیوقوفیاں ہیں۔ دُنیا میں ہر ایک اس اصول کو تسلیم کریگا کہ اچھا درخت اچھے پھل لاتا اور بُرا درخت بُرے پھل لاتا ہے۔ اچھا درخت بُرے پھل نہیں لاسکتا اور نہ بُرا درخت اچھے پھل لاسکتا ہے یا دوسرے الفاظ میں اگر سر میں ضعف ہو تو سارا جسم ضعیف ہوگا اس خیال کو مدنظر رکھکر ذرا آگے چلیں جب آدم اول جو تمام خلقت کا سر تھا خدا کی نافرمانی سے گنہگار ٹھہرا تو اسکے باعث اسکی نسل اور اسکے تمام متعلقین پر ایک قسم کا ضعف طاری ہوگیا زمین آدم کے سبب ملعون ہوگئی۔ بنی آدم کا بگاڑ دیکھنے کے لئے بہت غور و فکر کی ضرورت نہیں یہہ اظہر من الشمس ہے۔ اگر یہہ ممکن ہے کہ ہم آدم اول سے تعلق رکھکر گنہگار ٹھہرے تو کیا یہہ ناممکن ہے کہ کسی ایسے آدم ثانی سے متعلق ہو کر جو کامل راستباز ہو ہم راستباز ٹھہریں۔ کیا ناممکن ہے کہ "جیسا ایک خطا کے وسیلہ سب آدمیوں پر سزا کا حکم ہوا ویسا ہی ایک راستبازی کے وسیلہ سب آدمی راستباز ٹھہر کے زندگی پاویں کیونکہ جیسے ایک شخص کی نافرمانبرداری کے وسیلہ بہت لوگ گنہگار ٹھہرے ویسے ہی ایک کی فرمانبرداری کے وسیلہ بہت لوگ راستباز ٹھہرینگے"۔ (رومیوں ۵ : ۱۸ و ۱۹)

جیسا کہ جسمانی عالم میں پیدائش ہے ویسا ہی روحانی عالم میں بھی ہے جسکو روح القدس سے سرنو پیدا ہونا کہا گیا ہے جیسا بچہ کا پیدا ہونا کوئی علم طب کا مسئلہ نہیں بلکہ ایک امر قدرتی ہے۔ ویسا ہی سرنو پیدا ہونا بھی کوئی علم الٰہی کا مسئلہ یا بحث طلب امر نہیں ہے۔ اس نو پیدائش سے انسان ایک ایسے بدن کا عضو بن جاتا ہے جس کا سر مسیح ہے۔ زندگی کی حرکات اس میں نمایاں ہوتی ہیں۔ اس تعلق کو ہمارے خداوند نے دوسرے الفاظ میں انگور کی مثال سے ادا کیا۔ چنانچہ وہ فرماتا ہے کہ "میں انگور کا درخت میں ہوں۔ تم ڈالیاں ہو۔ وہ جو مجھ میں قائم ہوتا ہے اور میں اُس میں وہی بہت میوہ لاتا ہے کیونکہ مجھ سے جدا تم کچھ نہیں کرسکتے"۔ غرض انسان مسیح میں پیوند ہو کر نئی زندگی حاصل کرتا ہے۔ وہی رس جو جڑ میں ہے شاخ میں بھی دوران کرتا ہے۔ اور پھر جیسا کہ شاخ کو میوہ لانے کے لئے کسی قسم کی کوشش نہیں کرنی پڑتی بلکہ درخت میں قایم رہنا ہی شرط ہے۔ ویسا ہی انسان اپنی مرضی کو خدا کی مرضی کے تابع کرکے اور ایمان سے اس میں قایم رہکر بہت پھل لاتا ہے۔ پر پھل وہی ہیں جنکو عموماً نیکیاں کہتے ہیں۔ اور جنکو پولوس روح کا پھل کہتا ہے چنانچہ وہ فرماتا ہے کہ "روح کا پھل جو ہے سو محبت خوشی سلامتی صبر خیر خواہی نیکی ایمانداری نرمی پرہیزگاری ہے" ✱

حاصل کلام جوں جوں انسان مسیح میں شامل ہوتا جاتا ہے اُسیقدر اُسکی خواہش یا خوشی گناہ میں نہیں ہوتی۔ مسیح نے نہ فقط ہمارے گذشتہ گناہوں کی معافی کے لئے کفارہ دیا ہے بلکہ جو شخص ایمان کے ذریعہ اپنے تئیں اُسکے تابع کردیتا ہے آیندہ کے لئے گناہ کے اختیار سے بھی رہائی پاتا ہے۔ چنانچہ لکھا ہے کہ "تم گناہ سے چھوٹکر راستبازی کے غلام بنے"۔ "تم آپکو گناہ کی نسبت مُردہ پر خدا کی نسبت ہمارے خداوند یسوع مسیح کے وسیلہ زندہ سمجھو"۔ "اور گناہ تمہارے فانی جسم پر سلطنت نہ کرے"۔ اب اس صداقت کے سامنے وہ اعتراض کہاں رہا۔ اس عجیب روشنی کے سامنے اسکی پیچیدگی حل ہوگئی ✱

ای ناظرین یہہ مبارک تجربہ میرے اور تمہارے لئے ہے اور خدا اپنی برکتیں مفت دیتا ہے۔ دیکھو اب قبولیت کا وقت ہے دیکھو اب نجات کا دن ہے ✱

راقم

ناصر از لاہور

مسیح خدائے مجسّم

جو مسیحا کو خداوند خدا کہتے ہیں   بات ایمان کی کہتے ہیں بجا کہتے ہیں

آریوں کو خبر ہی نہیں ہوگی کہ وہ + مادّہ کو ازلی غیر فنا کہتے ہیں

اکثر اور بار بار جن باتوں کا تذکرہ محمدی ہندو مسلمان خصوصاً ہمارے چند روزہ آریا ویانندی بھائی اپنی تقریر وتحریر میں ہمارے سامنے پیش کرتے ہیں اُنہیں سے ایک یہہ ہے کہ ہرگز عیسیٰ خدا یا خدا کا اوتار نہ تھا کیونکہ یہہ غیر ممکن اور عقل کے خلاف ہے کہ خدا جو سرب بیاپک (لامحدود) ہے اِس چھوٹے سے سر میں محدود ہو جاوے۔ اور کہ الیشور کو ایسی کیا ضرورت تھی کہ اُسکو جسم لینا پڑا؟ اور اگر فرض کیا خدا کا جسم میں ظاہر ہونا تسلیم بھی کر لیا جاوے تو آیا مسیح خدائے مجسّم ہو سکتا کہ نہیں؟ -

ہم خدا کی پاک الہامی کتاب میں سے ۱ تمطاؤس ۳: ۱۶ کو اِس مسئلہ کی بنیاد قرار دیتے ہیں جہاں مرقوم ہے کہ ”بلا اتفاق دینداری کا بھید بڑا ہے یعنے خدا جسم میں ظاہر ہوا“ +

حقیقت میں نہ صرف دینداری ہی دین میں بڑا بھید ہے بلکہ دُنیا کے ہر ایک امور میں بھید ہی بھید ہیں کونسی چیز ہے جو بھید نہیں ہے؟ کون فرد بشر میں سے ہے جو اُنکو کامل طور سے ہر ایک شے کی حقیقت اور ماہیت کی نسبت بتانے کا دعویٰ کر سکتا ہے؟ دُنیا کے مشہور سے مشہور علما فضلا حکماء اور دانا سے دانا فیلسوفوں وغیرہ نے کسقدر نکتہ چینیوں سے دُنیا کے ہزاروں بھیدوں میں تفکر اور غور کی چھلنی سے بہت کچھ چھان ڈالا پھر اپنی عقل کو قاصر پایا عاری ہوئے۔ کسی کسی کو عقل کی ایسی مار پڑی کہ خالق اور مخلوق میں تمیز نہ رہی۔ پر تو بھی دیکھو لوگوں کی عقلمندی کہ اُن بھیدوں اور دقیقوں کو جو فطرت میں پائے جاتے ہیں بلا عذر تسلیم کر کے قبول کرتے ہیں پر دین کی باریکیوں اور بھیدوں پر جا بیجا اعتراض کرتے ہیں +

معترض دین کے بھید میں ہٹ کرتے ہوش حواس کو بالائے طاق رکھتے گھبراتے ہوئے نظر پڑتے تعصب کی گلی میں اِدھر اُدھر ٹٹولتے پھرتے ضد میں آ کر ناموزوں الفاظ بکنے لگے۔ اور اگرچہ اِس عالم کے ہر ایک امور میں سو نہ باوری مجھ میں فطرت کے کاموں میں۔ ہر شے کی بناوٹ میں بھید ہیں پر وہ بھی اُنہیں قبول کر لیتے ہیں۔ شاید نہیں جانتے کہ دُنیا اور دین دونوں میں بھید ہیں۔ خلقت آپ میں بھید رکھنے کے باعث کل ذی عقل خالق کی آنکھ دکھاتی ہے۔ اِسی طرح سے کتاب مقدس اور اُس کا دین اپنے میں بھید رکھنے کے باعث آپکو خدا کا شاہد کر رہے ہیں چنانچہ مندرجہ آیت اِس امر کی تصدیق میں فرما رہی ہے کہ دینداری (دین) کا بھید بڑا ہے +

معترض کہتے ہیں کہ الوہیت اور انسانیت مختلف ہیں۔ اِس لئے دونوں میں موافقت نہیں ہو سکتی اور ایک وجود میں وہ آ نہیں سکتے۔ ہم کہتے ہیں کہ اگرچہ مختلف ہیں تو بھی اُنمیں موافقت ناممکن نہیں۔ جیسا کہ ہم کلام الٰہی میں پڑھتے ہیں کہ خدا نے آدم کو اپنی صورت پر بنایا۔ خدا نے انسان کو اپنے میں ملایا تم مجھ میں ہو اور میں تم میں ہوں۔ ہم اُسمیں شامل ہوئے۔ تم ملکے مسیح کے بدن ہو وغیرہ۔ اِن آیات سے معلوم ہوتا ہے کہ خدا اور انسان دونوں میں ایک قسم کی موافقت ہے۔ پھر ہم دیکھتے ہیں کہ انسان کو ترتیب۔ خوبصورتی۔ رنگ۔ سبزی۔ پھول اور طرح طرح کی چیزیں وغیرہ نہایت پسند آتی ہیں۔ گھر کو سجاتے تصویریں لگاتے۔ اِسی طرح سے خدا کو اپنے کاموں میں خوبصورتی اور ترتیب پسند آتی ہے۔ اُس نے سب کچھ ابتدائے عالم میں بنایا اور کہا کہ اچھا ہے۔ یہاں پر بھی ہم نے دیکھا کہ خدا اور انسان کسقدر موافقت رکھتے ہیں۔ پھر ہر ایک شخص کہیگا کہ گناہ برائی جھوٹ۔ فریب۔ زنا۔ چوری۔ نامعقول ہیں۔ اِسی طرح سے سب اِس بات کا اقرار کرینگے کہ خدا بدی سے نفرت کرتا اور شرارت کو دیکھ نہیں سکتا۔ پس اِس سے بھی ثابت ہوتا ہے کہ خدا کی ذات اور ہماری ذات میں کچھ موافقت ہے۔ انسان ایک علم رکھنے والی۔ ترس کھانے والی۔ محبت کرنے والی۔ ذی عقل خدا کی مخلوقات میں سے ہے اور اُس کا خالق بھی ازل سے اِن تمام خوبیوں اور اپنی صفتوں کو کاملیت کے ساتھ رکھتا ہے۔ پس ایسی ایسی باتوں سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ انسان مخلوق اور خدائے خالق میں کسی قسم کی موافقت ممکن ہے +

اِسیطرح جبکہ ہم جسم میں ظاہر ہوئے دیکھتے کہ جسم انسان نہیں بلکہ روح) تو جبکہ ہماری روح جسم میں جو آپسمیں مختلف ہیں ظاہر ہوئی تو کیا غیر ممکن ہے کہ خدا بھی جسم میں ظاہر ہو؟ کیونکہ جسم خدا نہیں ہے روح جس طرح کہ ہمارا جسم انسان نہیں ہے ہماری روح۔ پس جبکہ ہمارے لئے یعنے ہماری روح کے لئے جسم میں ظاہر ہونا ممکن ہے تو کیا خدا کے لئے جو قادر ہے غیر ممکن ہے؟ خدا کا جسم میں ظاہر ہونا کوئی مکروہ امر مثل گناہ کے نہیں جو خدائی ذات کے لئے غیر ممکن ہوتا۔ اور میری سمجھ میں کسی کا ایسا گمان کرنا بھی خالی از نادانی نہ ہوگا +

پھر کوئی کہیگا کہ خدا اِس لئے جسم میں ظاہر نہیں ہو سکتا کہ جسم ناپاک ہے۔ مادّہ میں گناہ ہے۔ اِس لئے خدا پاک ہوکر ناپاک جسم اختیار نہیں کر سکتا۔ لیکن جہاں تک ہم کو علما کی شہادتوں سے معلوم ہوا ہے ہم کہہ سکتے ہیں کہ جسم کیا ہے؟ وہ صرف ملا ہوا جوڑ ہے لوہے پانی نمک دھات وغیرہ کا۔ اِس لئے ہم کہہ سکتے ہیں کہ مادّہ یعنے جسم ناپاک نہیں پھر اگر ناپاک ہے تو روح ہے۔ یہہ کہنا کہ جسم ناپاک ہے نادانی کی بات ہے۔ پس اِس صورت میں بھی خدا کا جسم کو اختیار کرنا ناممکن نہیں +

پھر بیشمار ہیں جو یہہ کہتے ہیں کہ خدا غیر محدود ہے تو اِس جسم کی حد میں وہ کس طرح سے آ سکتا ہے۔ نیز سوال کرتے ہیں کہ کیا خدا کا جزو یا کل خدا اِس جسم میں آیا؟ ایسے لوگ اپنی طرف مطلق خیال نہیں کرتے کیونکہ ہم اپنے جسم میں جو روح رکھتے ہیں کیا اُسکی چوڑائی لمبائی یا وزن بتا سکتے ہیں؟ کیا کوئی کہہ سکتا ہے کہ میری روح ۲ گز چوڑی اور ۳ گز لمبی اور وزن میں ۵ سیر یا من ہے؟ ہرگز نہیں۔ ہاں اِتنا تو زبان سے نکل سکتا ہے کہ روح جسم میں ظاہر ہوئی ہے۔ پس اِسی طرح سے خدا جسم میں ظاہر ہوا۔ تو کیا یہہ بیوقوفی تصور کی نہ جائیگی اگر کوئی اُسکی لمبائی چوڑائی اور وزن پر سوال کرے؟ کیا اُسکی لمبائی اور وزن وغیرہ تصور ہو سکتے جس حال کہ ہمیں خود اپنی ہی نسبت کچھ ایسی آگاہی نہیں! بیشک جسم میں تو خدا ظاہر ہوا + راقم پادری دھرم داس صاحب باقی آیندہ

اڈیٹر نور افشاں کی ہمت اکابر قوم کی غفلت

اے معزز و فخر قوم اڈیٹر آج ہم اپنے اخبار کو میدان وسیع میں دیکھتے ہیں اور ہزار ہزار شکر اُس پاک پروردگار کا کرتے ہیں۔ جس نے کہ آج ہم لوگوں کو یہہ روز مبارک دکھلایا۔ اب ہم ناظرین و بعض نامہ نگاران کی طرف سے آپ کو مبارکباد کہتے ہیں۔ اگر قبول افتد زہے عز و شرف +

اے پیارے مسیحیو اب ذرا تکلیف فرمائے۔ بغور پڑھیے۔ اب ہم آپ کو عنوان کی طرف متوجہ کرنا چاہتے ہیں۔ اور آپکی غفلت اور اڈیٹر کی ہمت آج اس کالم میں دکھلانے ہیں خدا وہو اہدا۔ آپ صاحبان سے یہہ امر پوشیدہ نہ ہوگا کہ آج کل اخباری دنیا میں کیسی کچھہ گریہ وزاری مچ رہی ہے چاروں طرف دیکھیے یہی نظر پڑیگا کہ کوئی مالک اخبار جیل میں ہے کوئی اڈیٹر حوالات میں رہ رہا ہے کسی پر ازالہ حیثیت عرفی دائر ہے کسی منہہ پھٹ پر باعث فحش کلمات کے شامت آ رہی ہے ذرا غور کے ساتھہ ان شامت کے مارے اڈیٹران کی ناگفتہ حالت کو دیکھیے۔ اڈیٹر اخبار کاٹھیاوار جیل میں ہیں۔ اڈیٹر نیر اعظم مراداباد ماخوذ بیٹھے ہیں۔ اڈیٹر اخبار نور الانوار کانپور جرمانہ دے رہے ہیں۔ بہر صورت اپنے کئے کو سب بھر رہے ہیں۔ پر کیا ہی خوشی کا مقام ہے۔ کہ ہمارے اڈیٹر پر کوئی لائبل کیس دایر نہیں ہے (نہ ہوگا آمین) یہہ صرف خداوند کی مہربانی اور اڈیٹر کی لاثانی تحریرات کا ثمرہ ہے۔ اب ذرہ اسکو دیکھیے۔ کہ آج کل ایسی مشکلات کے درمیان بیچارہ اڈیٹر ساتھہ استقامت کے کھڑا ہوا راستی کا ڈنکا بجاتے ہوئے اپنے فرایض منصبی کو انجام دے رہا ہے۔ القصہ روز افزوں ترقی ہی پر قدم مارتا چلا جا رہا ہے۔ اب نور افشاں کا حجم بجائے ۸ صفحہ کے ۱۲ صفحہ کر دیا۔ اور قیمت وہی برائے نام مقرر رکھی ہے۔ ہم مناسب سمجھتے ہیں کہ اپنے معزز لایق و فایق اڈیٹر کو ایک نئی بات جو ہماری ناقص عقل میں آئی ہے گوش گذار کریں وہ یہہ ہے۔ کہ جسوقت نامہ نگاران کے مراسلات دفتر میں موصول ہوتے ہیں اسوقت اُنہیں درج اخبار کرنا نہ کرنا آپکے اختیار ہر ایک بات سے نامہ نگاران کو بذریعہ اخبار مطلع فرمائے۔ کہ اُسی ہفتہ میں فلاں فلاں مقام کے نامہ نگاران کے مراسلات دفتر ہذا میں موصول ہوگئے۔ تاکہ کارسپانڈنٹس مطمئن ہو جایا کریں۔ اور یہہ جان جایا کریں کہ ڈاک کے ڈاکیوں نے ہضم نہیں کئے۔ نامہ نگاران سے بھی اتنا کہے بغیر نہیں رہ سکتے ہیں۔ کہ آپ بلاناغہ ہفتہ وار اپنے اپنے مراسلات ارسال خدمت اڈیٹر کیا کریں۔ اکابر قوم کی غفلت اس بات میں ہے۔ کہ وہ نور افشاں کی اشاعت میں کوشش نہیں کرتی ہے۔ اگر ہر ایک ناظر اخبار ایک ایک خریدار پیدا کریں۔ تو پھر دیکھیے اسی اخبار کا حال کہ کوئی مخالف سامنے آسکے دم تو اب بھی کوئی نہیں ہے۔ پر دور سے سیکڑوں ٹائیں ٹائیں کیا کرتے ہیں) لیجیے ہم وعدہ کرتے ہیں کہ آخر دسمبر تک دو نئے خریداروں سے قیمت وصول کر کے ارسال خدمت اڈیٹر کرینگے۔ امید ہے کہ اسی طرح ہمارے دیگر بعض نامہ نگاران (جو ہم سے لیاقت اور دولت میں بدرجہا بڑھکر ہیں) آخر دسمبر سنہ ۹۰ء تک دو دو خریدار پیدا کر کے ہمارے اڈیٹر کو ممنون احسان فرمائینگے اب ہم اس بیان کو یہاں ختم کرتے ہیں۔ اور آپ سے عفو چاہتے ہیں کہ آج آپکو بہت تکلیف دی +

راقم

نامہ نگار ریہج

آریہ اخبار ست دھرم پرچارک جالندھر مطبوعہ ۲۰ ستمبر سنہ حال میں یہہ عبارت درج ہے۔ سندھیا کا اردو حروف میں لانا یا ترجمہ کرنا بالکل نامناسب ہے اور نتیجہ یہہ نکالا ہے کہ آریہ دھرم کی ادنتی اور سنسکرت کی اشاعت کی امید کیونکر قایم رہ سکتی ہے ان پنڈتوں کے اردو حروف کرنے سے سنسکرت ودیا کو ہرج پہنچتا ہے۔ پس ہمارے نامہ نگار کا یہہ خیال ہمارا یا اور ہندو مسلمانوں کا یہہ خیال بالکل خام نکلا کہ دیانندی اپنی الہامی کتب کا ترجمہ سلیس اردو میں کیوں نہیں شایع کرتے تاکہ خود آریہ بھی اُس کے پڑھنے پڑھانے اور سُننے سُنانے کے جو اُنکا پرم دھرم ہے فرضمند ار نہ ہیں اور آریہ مذہب پر اعتراض کرنے والے بھی اپنے آپ ویدوں کو دیکھکر حق و باطل کا فیصلہ کر لیں جس طرح مسیحی مذہب کی بائبل صدہا زبانوں میں ترجمہ ہو کر شایع ہوتی جاتی ہے۔ اکثر اشخاص کا یہہ قول بھی ہم نے سُنا کہ دیانند نے اپنی کارروائی میں وید کا نام یونہی جاہلوں کو دھوکا دینے کے واسطے لے لیا ہے ورنہ اُن کا اصلی مقصد اپنی بنائے ناپایدار کے حاصل کر لینے کا ہے۔ لہذا اُسکی بھی آج تصدیق ہوگئی کہ دیانندی ان کتب کا ترجمہ اُردو میں خاص اس واسطے اور بھی نہیں کرتے کہ سنسکرت ودیا کو ہرج پہنچیگا۔ لیکن ہم کو اس میں بھی کلام ہے کیونکہ جن لوگوں یعنے انگریزوں نے ہر ایک امر نئی نئی ایجاد ریل وتار برقی جہاز وغیرہ میں اسقدر ملکہ بہم پہنچایا ہے انہوں نے سنسکرت ودیا کی بدولت نہیں بلکہ اس انجیلی تعلیم کی روشنی سے اُنکی عقلیں اسقدر روشن ہوگئیں۔ بس اگر دنیوی ترقی کے سامان بہم پہنچانا ہے تو اُنکی تقلید کیجیے اور اس مُردہ زبان کو گور پر لٹکانے سے کوئی فائدہ نہیں اور یہہ دیانندی ہم کے بھی خلاف ہے وہ صاف کہہ چکے اور اب بھی مانتے ہیں کہ مُردہ زندہ نہیں ہوسکتا۔ پھر سنسکرت خود مُردہ زبان ہے کب زندہ ہوسکتی ہے۔

راقم

کیدار ناتھہ

میں جو دانائی ہوں ہوشیاری کے ساتھہ رہتی ہوں اور علم کے منصوبے مجھہ ہی سے ایجاد ہوتے ہیں۔ خداوند کا خوف یہہ ہے کہ انسان بدی سے کینہ رکھے غرور اور شیخی اور بدراہی اور مُنہہ کی کجروی سے میں کینہ رکھتی ہوں + امثال ۸ باب ۱۲ - ۱۳ -

پُل تواریخ

سلسلہ کے لئے دیکھو نمبر ۴۲ ۱۸۹۹ء

پس ٹنگ تحسین ملک سوئزرلنڈ کو اور ٹنزل عفو نامے لیکر جرمن کو روانہ ہوئے۔ اگر کوئی غریب گنہگار چند پیسے ایک سٹرے وفتی پارچہ کے لئے دیدیتا تو بس اُس کے تمام گناہوں کی جو اپنے جنم دن سے کئے معافی حاصل ہوتی تھی! لاچار گنہگار کو توبہ کرنے اور مسیح پر ایمان لانے سے معافی نہیں ملتی لیکن اس لئے کہ پوپ نے معافی کی لیاقت اُس عفو نامہ میں بخشی تھی! عجیب تر یہہ کہ اگر کوئی گنہگار پیسوں کے بجائے اس عفو نامہ کے لئے روپیہ دیتا تو نہ صرف اُسکے وہی گناہ جو گذشتہ عمر میں ہوئے بلکہ وہ بھی جو آئندہ کو زندگی بھر کرے معاف ہو سکتے تھے! پوپ کے اس مکر وفریب کی خبر مارٹین لوتھر کے کان تک پہنچی اور اسکے باعث اُس نے اپنی زبان کھولی اور چُپ نہ رہ سکا۔ اور کہا کہ کیا یہہ الٰہی مذہب ہے؟ نہیں میرے نزدیک یہہ شیطانی مذہب ہے۔ کیا اسکو آسمانی مذہب کہہ سکتے ہیں؟ میرے نزدیک یہہ جہنمی مذہب ہے۔ غریب لوگ خوف زدہ ہو کر پکارے یہہ شخص کفر بکتا ہے۔ اِن لوگوں کو پاک پوپ صاحب عفو نامے بیچنے کو بھیجدیا ہے۔ لوتھر نے کہا کہ یہہ تو پاک پوپ نہیں بلکہ میں اسکو نہایت ناپاک پوپ کہتا ہوں۔ ناپاک پوپ کے لفظ کو سنکر لوگوں نے خیال کیا کہ بس اب آسمان ٹوٹ پڑیگا یا قیامت برپا ہو گی۔ اُن کے چہرے سفید ہوگئے اور ایک دوسرے کا منہہ حیرت سے تکنے لگا کیونکہ ایسی باتیں کبھی سُننے میں نہ آئی تھیں اور سبھوں کا یقین تھا کہ اب دنیا کا آخر آگیا ہے۔ لیکن لوتھر بدستور سرگرمی کے ساتھ حملہ کرتا رہا اور بہت جلد آدمیوں کا ایک سرگرم گروہ اسکے شریک ہوا اور چند ہی برس کے عرصہ میں اُس نے قدیم پوپی مذہب کے استقدر ہلا ڈالا کہ وہ آج تک بحال نہیں ہوا۔ گو نہیں کہہ سکتے کہ اُن سرگرم مسیحیوں نے پرانے اژدہے کو بالکل مار ڈالا لیکن اُسکو ایسا کو بیدہ کر دیا کہ تب سے وہ نہایت خستہ رہا ہے۔ خدا نے اس بزرگ محنتی شخص پر ایسی مہربانی فرمائی کہ وہ ایک معمولی مرض سے اپنے بستر پر جاں بحق ہوا۔ لیکن اور لوگ جنہوں نے اس عقیدہ کو تسلیم کیا انواع عقوبتوں میں مبتلا ہو کر مارے گئے۔ ملک انگلستان میں بہت لوگ ستونوں سے بندہ کر آگ میں جلائے گئے کیونکہ اُنہوں نے لوتھر کی رائے میں شریک ہو کر رومی وسوسوں اور پوپی مذہب سے انکار کیا ہو۔ باقی آئندہ

مَنقُولات

ہندوستان کے مذہبی فساد

معلوم نہیں ہندوستان کے دو معزز گروہ ہندو اور مسلمانوں کو کیا ہوا کہ ذرہ ذرہ سی بات پر ایک دوسرے سے اُلجھ رہے ہیں ہم نہیں جانتے امن پسندی اور آشتی کے خیالات کہاں گم ہو گئے جدہر دیکھو فساد جدہر سنو جگھڑا اور ایسا فضول جیسے کہ عرب کے زمانہ جاہلیت میں بھی نہوتے ہونگے کہیں پیپل کے پتوں کہیں باجہ بجانے کہیں اذان کہنے پر ان دونوں فرقوں میں وہ چل رہی ہے کہ اللہ بچائے مسلمانوں کو اپنے ہندو برادران سے فساد کرتے وقت یہہ سمجھ لینا چاہئے کہ ہندوستان میں اُن کی طاقت بہت کم ہے اور باہمی فساد ہوئے اسکے کہ اُسکو اور بھی کمزور کریں اُنہیں کیا فائدہ دے سکتے ہیں ہندوؤں کو خیال کرنا چاہئے کہ اُن کا مسلمانوں کے ساتھ چولی دامن کا تعلق چلا آیا ہے وہ اپنی معاشرت اور تمدن کے لحاظ سے آپس میں ارتباط رکھنے پر مجبور ہوئے ہیں جہاں کہیں گذشتہ چند برسوں سے ایسے ایسے واقعات پیش آئے ہیں وہاں کے باشندے جانتے ہیں کہ اُنہوں نے کیسی غلطی کی ابھی رہتک کے تازہ واقعہ سے ہر ایک شخص خیال کر سکتا ہے کہ چند بدمعاشوں کے افعال نے تمام شہر پر کیسی آفت ڈھائی تعزیری بڑی پولیس قایم ہوگئی اور وہاں کے ہر ایک بڑے میلہ کو اُسکے اخراجات پورا کرنیکے واسطے بہت بڑی رقم جرمانہ کی ادا کرنی پڑی ہوشیارپور اور لودیانہ میں کیا ہوا مقدمہ بازی میں لاکھوں پہ پانی پھر گیا بیسوں بیگناہ قید میں چلے گئے اور سالہا سال تک جرمانے دینے پڑے کوئی پوچھے آپس میں تکرار اور فساد سے اُنہوں نے کیا حاصل کیا اٹاوہ اور دہلی کے واقعات کو ہی یاد کر لو افسوس ہے کہ اسی قسم کا نہایت قابل حقارت فساد مدراس میں ہوگیا ہے۔ دوست ہیرہ ہند

مذہبی فسادات

اجکل مذہبی فسادوں کی آگ ہندوستان کے اکثر مقامات میں جیسی سلگ رہی ہے ناظرین کو معلوم ہے۔ اس پر دکھن کا اخبار سفیر لکھتا ہے کہ ہندو مسلمانوں کی ریاستوں میں کبھی ایسے فضول مناقشے نہیں سنائی دیتے۔ دیکھنا ہے کہ اگر سچ پوچھا جائے تو ہندو مسلمانوں کے باہمی جنگ وجدل انگریزی عملداری کا بہت بڑا اور تکلیف دہ اثر ہے کوئی سال ایسا نہیں ہوتا کہ فریقین کے آدمی کسی نہ کسی مقام میں کثرت سے ضائع اور مجروح ہوتے ہوں لیکن آج تک گورنمنٹ انگریزی نے کوئی قانون ایسا پاس نہیں کیا یا کوئی مقامی یا ملکی انتظام ایسا آجتک نہوا کہ روزمرہ کے جھگڑے ہمیشہ کے لئے مٹ جاتے بلکہ ہر سال کے نتیجوں سے معلوم ہوتا ہے کہ فریقین کو کچھ ایسی سہولیت دیجاتی ہے اور ایسے ضعف کے ساتھ فیصلہ کیا جاتا ہے کہ بدمعاش گروہوں پر کچھ اثر نہیں ہوتا اور وہ ہر سال روز افزوں قوت اور حوصلہ کے

ساتھ آمادہ جدال و قتال ہوتے ہیں۔ اگر ایک جگہ گورنمنٹ نے ہندوں کو ظالم و زبردست قرار دیکر قید خانوں میں بھر دیا تو دوسری جگہ مسلمانوں سے وہاں کی آبادی انہیں الزامات کے ساتھ بڑھی جس کا نتیجہ یہہ ہوا کہ ہر دو فریق مختلف مقامات پر ناراض ہوئے۔ اور کسی کو اسطرح کی صلاح یا سزا نہ دی گئی کہ وہ آئندہ ایسے فضول مباحثہ میں نہ پڑتا۔ دیسی ریاستوں میں اب تک قدیم زمانہ کے موافق ہندو مسلمانوں میں برابر اتفاق چلا آتا ہی اور ایک دوسرے کی عزت و حرمت کرتا ہی۔ اس لئے وہاں مذہبی فسادات کا شعلہ نہیں بھڑکتا + عام

نور افشاں ہماری رائے میں ہندو مسلمانوں کے باہمی جنگ و جدل انگریزی عملداری کا اثر نہیں بلکہ گورنمنٹ کے اُس اصول کا ہی کہ گورنمنٹ کسی کے مذہبی امورات میں مخل نہیں ہو سکتی اگر ہندو مسلمان ایسی مذہبی رسموں کو جو اُن کے وید اور قرآن میں مطلق نہیں پائی جاتیں خود ہی موقوف کر دیں تو یہہ آئے دن کے فساد خود بخود موقوف ہو جائیں گے فقط +

ہندو مسلمان

انجیل میں لکھا ہی کہ جب گھر آپس میں پھوٹ جاوے تو وہ گھر ہرگز قایم نہیں رہ سکتا۔ یہہ وہ مشکل ہی کہ جو خانگی معاملات میں ایسے ہی پر زور اثر سے مستعمل ہو سکتی ہی جیسے کہ پالٹیکس یعنے معاملات ملکی میں جس ملک کے باشندوں کے درمیان باہمی نزاع ہوتی ہی۔ وہ ملک ضرور تباہ اور برباد ہو جاتا ہی تاریخ ایسی مثالوں سے پُر ہی۔ دنیا کے کسی ملک کی تاریخ دیکھو یہہ بات شمس النہار کی طرح عیاں ہی کہ اگر کوئی خانگی غاصب یا بیرونی حملہ آور کسی ملک پر کامیاب ہوا ہی تو اندرونی باشندوں کے باہمی افتراق اور نزاع سے اگر روما کی وسیع سلطنت کا ستیا ناس ہوا۔ تو مذہبوں کے باہمی نفاق اور حسد سے۔ اگر خلفائے عباسیہ کا ایشیاء سے نام مٹا تو اُن افسروں کے حسد سے جو خلفاء کے باڈی گارڈ میں تھے۔ دور نہ جاو۔ اگر ہندوستان انگریزوں کے قبضہ میں آیا۔ تو ہم لوگوں (یعنے ہندو اور مسلمانوں کے) باہمی تفرقات سے۔ اول اگر سلطنت چغتائی کے صوبہ دار آپس میں نہ پھٹتے اور مرہٹوں اور مسلمانوں کے درمیان فساد نہ آتا۔ نہ دہلی کے بادشاہ کمزور ہوتے۔ اور نہ بنگال کی زمینداری میں انگریزوں کو مداخلت کرنے کا موقع ملتا۔ آخیر میں اگر بعد وفات ہز ہر پنجاب یعنے مہاراجہ رنجیت سنگھ سکھوں کے درمیان میوہ پھوٹ نہ پھیلتا تو وہ پنجاب کیوں ہاتھ سے کھو بیٹھتے +

غرض جس پہلو دیکھو گے سلطنت یا گھر کی بادی صرف اسی باہمی فساد کا نتیجہ ہو گی۔ پس جو لوگ صورت معاملات کی شناخت کر سکتے ہیں وہ اس فساد سے جو کچھ عرصہ سے ہندو اور مسلمان کے درمیان گاہ بگاہ نمودار ہو جاتا ہی۔ سوئے خرابی اور تباہی ہندوستان ہرگز کچھ امید نہیں رکھتے۔ ہزار لعنت ہی ہماری اس تہذیب پر لاکھ نفرین ہی اس تعلیم پر۔ کہ ہمارے تعصب اور ہمارے توہمات نے یہاں تک ہمکو اعمی اور اصم کر رکھا ہی کہ ہم اپنی نوع کی بنیان اپنے ہاتھوں سے کاٹتے ہیں۔ کیا غضب کی بات ہی کہ ایک انسان دوسرے انسان کو ایک حیوان کے قتل کی پاداش میں ذبح کرے۔ مانا کہ گاؤکشی ہندوں کے نزدیک سخت گناہ ہی مگر مردم کشی کیا بدرجہا زیادہ گناہ نہیں ہی اگر میں غلطی نہیں کرتا تو منو سمرتی میں (جو ہندوں کی شریعت کی اصل اصول ہی) گاؤکشی تیسرے درجہ کے گناہوں میں ہی۔ درحالیکہ اُسی کتاب مقدس میں انسان کا قتل اول درجہ کے گناہوں میں ہی۔ اور یہہ وہ گناہ ہی کہ جس کا کفارہ نہیں ہی مگر زیادہ تر افسوس مسلمان بھائیوں پر ہی کہ جنہوں نے گاؤکشی کو اپنے مذہب کا اصول قائم کر لیا ہی۔ جہاں تک تحقیق کی گئی ہی۔ قرآن شریف میں یہہ کہیں نہیں لکھا کہ گائے کی قربانی سے کچھ خاص ثواب ہو گا۔ سورت الحج میں قربانی کا زیادہ تر ذکر ہی اُس میں قربانی کے حیوانات کے بارہ میں صرف الفاظ بہیمتہ الانعام ہیں ہاں ایک آیت میں لفظ ابل یعنے اونٹ کا ہی۔ سوا اونٹ کے اور کسی حیوان کی تحقیق نہیں ہی۔ ہاں ایک اور موقع پر اگر میرا حافظہ مجھے دھوکہ نہیں دیتا تو آٹھویں جزو کے دوسرے یا تیسرے رکوع میں لفظ بقر کا ذکر ہی مگر بقر سے۔ ہرگز کسی قسم کی خصوصیت نہیں ہی از روئے قرآن شریف۔ اونٹ۔ گھوڑا۔ اور دیگر حیوانات بحیثیت قیمت قربانی کے لئے یکساں ہیں جب مسلمان بارہا اس امر کو تجربہ کی محک سے آزما چکے ہیں۔ کہ یہہ کارروائی ہمیشہ فساد اور بلوہ کا باعث ہوتی ہی۔ تو اُن کو کچھ شرم کرنی چاہئے کیا گاؤخواری سے اسلام قائم رہ سکتا ہی۔ ہرگز نہیں۔ ہندو مسلمانوں کا ہندوستان میں چولی دامن کا رشتہ ہی۔ ان کے لئے ضروری ہی کہ بھائیوں کی طرح گذارہ کریں۔ ماسوا اسکے بہت سے مسلمانان پنجاب کا صرف خیال ہی نہیں ہی بلکہ یقین ہی کہ یہہ گوشت ہرگز اُن کی طبائع کے موافق نہیں ہی۔ زیادہ تر حالات میں اسکے استعمال سے نقصان عاید ہوتا ہی۔ جب صورت معاملات اسوجہ پر ہی تو خواہ مخواہ کی خصومت اور ضدیت سے کیا حاصل رہتک کا معاملہ کیا ہی خطرناک ہی۔ اتنے آدمیوں کا مجروح ہونا کچھ خفیف امر نہیں ہی۔ اُنسے پوچھا جاوے جن کی آنکھوں کی پتلیاں یا جن کی معیشت کے ارکان اس

تعصب میں ہلاک ہوئے ہیں۔ ورنہ غیر کو کیا رنج ہو سکتا ہے۔ اور زیادہ افسوس کی بات یہہ ہے کہ دن بدن یہہ آگ زیادہ بھڑکتی جاتی ہے۔ ملتان کا مقدمہ تو اسکے لئے مقدمۃ الجیش تھا۔ اُسکے پیچھے کئی ہنگامے ہو چکے ہیں۔ حال میں اخبارات کے مطالعہ سے عیاں ہو سکتا ہے کہ کئی مقامات پر یہہ آگ بھڑک رہی ہے۔ جگادھری ریاست رامپور۔ دہلی وغیرہ کے حالات سے کوئی آگاہ نہیں ہے۔ مگر کیا اس بلوہ اور فساد کے متعلق صرف ہندو اور مسلمان ہی قابل الزام ہیں نہیں میرے نزدیک زیادہ تر جوابدہی گورنمنٹ پر ہے جب گورنمنٹ بارہا دیکھ چکی ہے کہ گاؤکشی موجب فساد اور بلوہ ہے۔ کیوں نہیں قانوناً بند کرتی یہہ انسداد مذہبی آزادی کے لئے کچھ روکاوٹ نہیں ہے۔ ہاں اگر چند متعصب مسلمانوں کو اسکے متعلق کچھ عذر ہو تو اسکے صلہ میں گورنمنٹ خنزیر وغیرہ کا استعمال بھی قانوناً مسدود کر دیوے جب گائے اور خنزیر دونوں کو یکساں قانوناً بند کیا جاویگا۔ کسی کو شکایت کی گنجایش نہیں رہیگی۔ یہہ وہ اصول ہے کہ جو پارسی فرقہ نے ہندوستان میں وارد ہونے پر اختیار کیا تھا۔ اس فرقہ نے جب دیکھا کہ ہمارا زیادہ تر برتاؤ ہندو اور مسلمانوں کے ساتھ ہوتا ہے۔ انہوں نے دونوں لحوم کو اپنی قسم بنا لی۔ اگر صلح اور امنیت رکھنی ہو تو کچھ مشکل نہیں مگر معلوم ہوتا ہے کہ گورنمنٹ ہماری امنیت کے متعلق کماحقہ سعی اور تدقیق نہیں کرتی۔ ورنہ یہہ کونسا امر ہے کہ اسکا واقعی انسداد نہ ہو جاوے ہاں اگر مسلمان از روے قرآن یہہ بات ثابت کر سکیں کہ گائے کی قربانی اور صرف گائے کی قربانی کا حکم ہے۔ تو بیشک معذوری ہے۔ مگر جیسا کہ میں اوپر بیان کر آیا ہوں۔ ام الکتاب میں ہرگز کوئی خصوصیت نہیں ہے تو پھر اسکا انسداد مذہبی مداخلت میں شمار نہیں ہو سکتا۔ نامہ نگار گروہ نور

مختلف واقعات

ٹناولی کے بشپ سارجنٹ صاحب ۱۱ اکتوبر کو انتقال کر گئے صاحب موصوف ۱۸۴۲ء میں ہندوستان میں تشریف لائے اور قریب پچاس برس تناولی میں انجیلی خدمت کی ۱۸۷۷ء میں بشپ کے عہدہ پر سرفراز ہوئے انکی محنتوں کے پھل ٹناولی میں ظاہر ہیں جہاں اسوقت ...۴۲۰۰ دیسی عیسائی ہیں غالباً پادری جان بارٹن صاحب ایم۔ اے جو پہلے آگرہ سینٹ جان کالج کے پرنسپل تھے اور بعدہٗ مدراس میں متعین ہوئے بشپ صاحب مرحوم کے عہدہ پر سرفراز ہونگے +

پشاور میں ۱۰ حال کی رات کو سخت آتش زدگی ہوئی فوجی آدمیوں کی مدد سے جلد فرو ہو گئی کوئی جان تلف نہ ہوئی +

سُنا ہے کہ دربار نیپال کی تجویز ہے کہ ایک سفیر ہندوستان کو شاہزادہ البرٹ وکٹر کے ورود کے وقت بھیجیں کہ ریاست اور خاص وزیروں کی طرف سے اداب بجا لائے +

امرتسر میں دیانندیوں نے جو سالانہ جلسہ کیا ہے اس تقریب پر بہت سے سماجی ایک جھنڈا ہاتھ میں لیکر مصری بازار میں گئے اور وہاں جاکر سکھ صاحبان کے پاک مذہب کے برخلاف کچھ بکنے لگا بازار والوں کو سخت غصہ آیا اور دیانندیوں کی وہاں ہی مرمت کر والی۔ خیر خواہ کشمیر

ایک وکیل صاحب بڑے مالدار تھے جب مرنے لگے تو ساری دولت پاگلوں اور سڑیوں کے نام لکھدی دوستوں نے پوچھا کہ یہہ کیا بولے کہ ایسے ہی لوگوں سے ٹھگ کر یہہ تمام دولت پیدا کی تھی اب انہیں کے حوالے کئے جاتا ہوں +

مدراس ۱۰ اکتوبر آج چیف پریسیڈنسی مجسٹریٹ کے روبرو مقدمہ فساد ہندو و مسلمانوں کا پیش ہوا ۱۴۰ مسلمان اور ۵ ہندو اس میں ماخوذ ہیں سرکاری وکیل نے بحث کرتے وقت کہا کہ انکو سخت سزا ہونی چاہئے تاکہ اوروں کو عبرت ہو سراج +

بندرابن ضلع آگرہ کے میلہ میں بہت کشتیاں ہوتی ہیں چنانچہ اکی دفعہ ایک پہلوان نے ایک عورت پر ہاتھ ڈالا عورت نے اُسکا ہاتھ پکڑ لیا اور کہا کہ اگر تو اپنا ہاتھ چھڑالے تو میں تیری عورت ہوں ورنہ تو میرا بیٹا ہے اور میں تیری ماں پہلوان صاحب نے بہت زور مارا یہاں تک کہ ہاتھ کھو بیٹھے مگر عورت کے پنجہ سے نہ چھڑا سکے آخر کو ماں کہکر پیچھا چھڑایا +

اجمیر مرسیدھ اور سیرہ ملازم محکمہ ڈاک جو ناگوریں میں ہرکاروں کو تنخواہ تقسیم کیا کرتا تھا چھ سو روپیہ سرکاری لیکر فرار ہو گیا جس کا ابھی تک کچھ پتہ نہیں تلاش ہو رہی ہے۔ کوہ نور

ٹونک کے نواب صاحب نے اپنے چچا وزیر اعظم صاحبزادہ محمد عبید اللہ خان بہادر سی ایس آئی کی خدمات اس غرض سے فارن آفس کے روبرو پیش کی ہیں کہ وہ پرنس البرٹ وکٹر کے ہندوستانی دورہ میں جلوس میں شامل رہیں گے +

حیدرآباد میں محرم میں وہ وہ سوانگ نکالے جاتے ہیں جو پنجاب کی ہولی سے کم نہونگے لوگ ریچھ اور بندر بنکر ناچتے ہیں +

مختلف ملکوں اور شہروں کی خبریں

کریٹ میں رومی فوج اور پاشا نے عیسایوں پر ظلم اور زیادتی کی ہے +

زار نے فریڈرک مرحوم شہنشاہ جرمنی کی قبر کی زیارت کی اور ایک ہار چڑھایا +

شملہ میں ایک سپاہی حضور کمانڈر انچیف کا دو سو روپیہ چرا کر لیگیا +

مس گارڈن متعلقہ یو پی مشن سیالکوٹ جو ۴ برس سے ولایت میں رخصت پر تھیں واپس تشریف لاتی ہیں دو اور نئی لیڈیاں اور دو آزمودہ یافتہ مشنری اور تشریف لاتے ہیں۔ مشن نیوز بغداد سے ڈاکٹر مسٹر ہنری مارٹن صاحب متعلقہ سی ایم ایس وہاں کے معزز اہل اسلام کے دلوں میں روح پاک کے کام کی تاثیرات کی نسبت مطلع کرتے ہیں مرحوم خزاں میں بغداد میں اور مشنری اور دو لیڈیاں بھیجی جانیکی تجویز ہے۔ منہ

بپتسمہ کی خبریں

بمقام نواد اتحصیل فریدپور بدست پادری فضل الدین صاحب گیارہ آدمیوں کو بپتسمہ ملا۔

بمقام نگینہ ضلع بجنور ۹ ماہ حال کو بدست پادری جے بوجر صاحب نو آدمیوں کو بپتسمہ ملا۔

۱۰ تاریخ ماہ حال کو پادری صاحب موصوف نے بمقام برھاپور ۹ شخصوں کو بپتسمہ دیا۔

بمقام لوپٹ شہزاد ماہ حال کو بدست پادری کرنیلیوس صاحب ایک عورت اور ایک لڑکے کو بپتسمہ ہوا۔

پادری آر کے بوس صاحب بردوان سے ایک نوجوان برہمن براور ڈاکٹر کے بی چودھری اسسٹنٹ سرجن بردوان کے بپتسمہ کی خبر لکھتے ہیں یہ اسسٹنٹ سرجن مسیحی ہیں اور رحلہ بنی ہم جسمہ وہاں کے مشن کے کام میں دل ساعی ہیں۔ مشن نیوز

جہانگیر آباد ۱۲ ماہ حال کو پادری صاحب موصوف نے ۱۹ شخصوں کو اور ۱۳ کو ۲۹ شخصوں کو بپتسمہ دیا۔

بمقام مارہرہ ۹ ماہ حال کو بدست پادری حسن رضا صاحب ۲۰ آدمیوں نے بپتسمہ پایا۔

بمقام اجیر ضلع دیرہ دون بتاریخ ۱۳ اکتوبر بدست پادری ایف جی ملوبٹ دو محمدیوں نے اور ۱۰ ماہ مذکور کو ۲ ہندوؤں نے بپتسمہ پایا۔

سرکاری خبریں

کپتان آر سی اس سکار زینڈ صاحب بہادر مجسٹریٹ چھاونی راولپنڈی نے ۱۴ اکتوبر کو رخصت سے واپس آکر لفٹننٹ جی سی بیڈن صاحب بہادر کو سبکدوش کیا۔

ڈیبلوتار ایچ مرک صاحب بہادر سی ایس آئی نے ۱۷ ماہ حال کو کپتان ڈین صاحب ۱۹ ماہ حال کو سب ڈویزن مردان کو واپس ہو گئے جہاں انہوں نے لفٹننٹ سی ایم ڈالس صاحب بہادر اسسٹنٹ کمشنر تبدیل شدہ کو سبکدوش کیا۔

کرنیل سی ہڈن صاحب بہادر نے اور مرید شفیع صاحب بہادر کو سبکدوش کر کے ۱۰ ماہ حال کو ضلع لاہور کے کام کا اہتمام لیا۔ اور مرید شفیع صاحب بہادر ۲۱ ماہ حال سے انبالہ کے قائم مقام ڈپٹی کمشنر مقرر ہوئے اور تاریخ مذکور پر انہوں نے پی سی کوکس صاحب بہادر کو سبکدوش کیا۔

کرنیل آر ٹی ایم لینگ صاحب بہادر ڈپٹی کمشنر نے جے ای گرانٹ صاحب کو سبکدوش کر کے ۱۹ ماہ حال کو ضلع امرتسر کا اہتمام لیا۔

خان بہادر ملک قطب دین صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر گجرات سے گوجرانوالہ تبدیل ہوئے جہاں انہوں نے رائے بہادر ٹھاکر داس صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر تبدیل شدہ سے ۲۱ ماہ حال کو کام کا اہتمام لیا۔

تار کی خبریں

لنڈن ۲۲ اکتوبر۔ پرنس آف ویلز ایتھنز تشریف لیجائینگے واسطے جہاں بدھ کے روز رونق افروز ہونگے۔ کار زوبین انکی وزیر ہیں

لنڈن ۲۲ اکتوبر کل لارڈ سالسبری مسٹر گوشین مسٹر بلفور اور مسٹر سمتھ کے مابین پارلیمنٹ میں خریداری اراضی کے قانون پر نئی گفتگو ہوتی رہی +

لنڈن ۲۲ اکتوبر۔ انگلستان کے شاہی خاندان کے طرف سے شاہ جیکال کی تجہیز و تکفین کی رسم میں شامل ہونے کے لئے ڈیوک آف ایڈنبرو لیسبن تشریف لیجائینگے۔

لنڈن ۲۱ اکتوبر۔ لفٹننٹ ارسٹن کو جنہے میجر ٹوڈ پر حملہ کیا تھا کورٹ مارشل نے اپنے افسر پر حملہ کرنیکے جرم کا مجرم قرار دیا۔

روم ۲۱ اکتوبر شہنشاہ و ملکہ جرمنی آج شاہ ہمبرٹ سے دلی تپاک کے ساتھ رخصت ہو کر جینوا کی طرف روانہ ہوئے جہاں سے یونان کو جائینگے۔

بمبئی ۲۱ اکتوبر پچھلے ہفتہ ضلع کوکان میں گریٹ انڈین پنینسولا ریلوے پر بیشمار حادثے وقوع میں آئے منگل کے روز ایک قدم کے اوپر سے گاڑی گذری جسکو مایوسی کی حالت میں اٹھا کر گانٹ پوری

ہسپتال میں لے گئے جمعرات کے روز اسی اسٹیشن پر ایک گارڈ نیچے آگیا جمعہ کے روز کرلا اسٹیشن پر بھیڑوں کے ایک گلہ سے گاڑی جس سے پچاس بھیڑیں اسی جگہ ہلاک ہوئیں۔ رائے گوڑاک کا انجن اسی روز بعد دو پہر سجد اسٹیشن پر ناکارہ ہو گیا جس کے باعث گاڑی کو لیجانے کے واسطے بائیکولا سے اور انجن منگایا گیا۔

برلن ۲۳ اکتوبر سفارت زنجبار نے پرنس بسمارک کے ساتھ تپاک سے ملاقات کی اور اب لنڈن کیجانب روانہ ہوئی ہے۔

لنڈن ۲۲ اکتوبر بیان ہے کہ گورنمنٹ نے سوئزی لینڈ ٹرنسوال کو واپس دینے کا ارادہ کیا ہے اخبار ٹائمز گورنمنٹ کے اس خیال کا سخت مخالف ہے۔

ضروری اطلاع

ہمارے معزز مسیحی نگاروں پر واضح ہو کہ جو مراسلات و مضامین بغرض اندراج نور افشاں بھیجیں اس امر کا خیال رکھیں کہ وہ عام فہم عبارت میں لکھیں اور زیادہ طویل نہ ہوں ہم ہر ایک مضمون کو نمبروار درج کرینگے بہت سے مضامین کا ذخیرہ جو ہمارا پاس عرصہ سے فراہم ہے بوجہ عدم گنجایش اخبار میں درج نہیں ہوا کیونکہ ان میں بعض اسقدر طویل ہیں کہ اگر ان کو تماماً درج کیا جائے تو غالباً سارا پرچہ ایک ہی مضمون کے لئے کافی ہوگا گو کہ مضامین مفید ہیں مگر اسقدر طولانی کہ ایک ہی مضمون کو پڑھنے میں ناظرین نور افشاں کے لئے دلچسپی نہوگی اور دوسرے نامہ نگاروں کے مراسلات بھی درج ہونے سے رہ جائیں گے پس بہر حال بہتر یہی ہے کہ مضمون مفید مختصر اور عام فہم ہو۔ ایڈیٹر

اشتہار

مصرعہ ہائے گرہ مصنف بر غزل خود

خمسہ

مریض غم کو تھی پیش نظر ہر دم قضا کیسی
دل بیمار کو تھی روز و شب فکر دوا کیسی
طبیب خلق نے کی چارہ سازی برملا کیسی
دوائے خون عیسی حق نے کی ہم کو عطا کیسی
تپ عصیاں سے حاصل ہو گئی دم میں شفا کیسی

مسائل فلسفہ کے آج تک رد و بدل ہوتے
قیاس علمی و عقلی نہ ہرگز بر محل ہوتے
سراسر باطل و عاطل یہہ سب علم و عمل ہوتے
نہ بنتے ذات مخفی کے کسی صورت سے حل ہوتے
تیری صورت سے ظاہر ہو گئی شان خدا کیسی

تلاش کیمیا میں تجکو ہر دم فکر اور غم ہی
رسائین ہی کے سودا میں تو دیوانہ سا ہر دم ہی
فراغ دولت دنیا و دیں سب اس میں باہم ہی
در عیسی پہ ہو جا خاک یہہ اکسیر اعظم ہی
مسِ توس ڈھونڈھتا پھرتا عبث ہی کیمیا کیسی

جدہر دیکھا اُدھر ہی شور و شر تھا باغ عالم میں
خزاں کا دل کو کھٹکا ہر سحر تھا باغ عالم میں
ہر ایک گل خار ساں پیش نظر تھا باغ عالم میں
سیراں نخل تمنا بے ثمر تھا باغ عالم میں
سموم یاس نے دن رات کی مجھ پر جفا کیسی

ہمیشہ ناخن حرماں سے زخم دل چھلا اپنا
بجز عیسی نہ کوئی مرہم و درماں ملا اپنا
اُسی سے غنچہ خاطر شگفتہ ہو دلا اپنا
نسیم لطف سے اُسکی گل مقصد کھلا اپنا
اُسی سے بار ور ہی شاخ نخل مدعا کیسی

بدن زندہ ہو قربان مسیحا بندگی یہہ ہی
سر تسلیم خم ہر دم ہو سر افگندگی یہہ ہی
ولا میں تیری ہم قاصر رہے شرمندگی یہہ ہی
محبت میں تیری ہم مر مٹیں بس زندگی یہہ ہی
کسے کہتے ہیں جینا موت کیا ہی اور قضا کیسی

تصدق کرتے ہیں مومن سب اپنی جان منجی پر
مسیحی پیر و برنا رکھتے ہیں ایمان منجی پر
تیقن مغفرت کا دل سے رکھ ہر آن منجی پر
سعیر اب کیوں نہ ہو سو جان سے قربان ایسے منجی پر
کہ جسنے تیری خاطر کی ہی اپنی جان فدا کیسی

مسدس طغراد الفرڈ جارج فسک

میں خواب غفلت میں سو رہا ہوں جگا دو مجکو میرے مسیحا
مرض میں عصیاں کے مبتلا ہوں شفا دو مجکو میرے مسیحا
بہت دنوں تک پھرا میں دیر و حرم میں ہو تا خراب اکثر
کہیں بھی نخل امل کے اندر نظر نہ آیا ثمر ایک بھی ہر
ہر ایک سے مایوس ہو کے میں نے لیا سہارا تمہارا آکر
بس اب تو جب تک ہیں تن میں یہ دم رہی تمہاری ہی چوکھٹ ہو اور یہ سر
ہوں نا اُمید اسی جا سے ایسا اب تم جلا دو مجکو میرے مسیحا
مرض میں عصیاں کے مبتلا ہوں شفا دو مجکو میرے مسیحا

تمہارا درجہ ہی سب سے اعلی تمہارا رتبہ ہی سب سے برتر
تمہارا عالم میں نام روشن ہوا ہی مانند مہر خاور
ہزاروں بیمار تمنے چنگے کیے کرم کی نگاہ کر کر
ہزاروں مُردے جلائے تمنے وہ معجزے ہیں تمام اظہر
پڑا ہوں مُردہ کی شکل میں بھی جلا دو مجکو میرے مسیحا
مرض میں عصیاں کے مبتلا ہوں شفا دو مجکو میرے مسیحا

جو وصف تحریر میں کروں کچھہ قلم کو طاقت میرے کہاں ہی
خیال تقریر کا جو آئے تو بس یہہ قاصر مری زباں ہی
اٹھائی کیسی بہت اذیت جہاں کی خاطر کہ سب عیاں ہی
وہ سب عیاں ہی کہ سب عیاں ہی عیاں کو کیا حاجت بیاں ہی
کرم سے اپنے مئے محبت پلا دو مجکو میرے مسیحا
مرض میں عصیاں کے مبتلا ہوں شفا دو مجکو میرے مسیحا

تصحیح

نور افشاں ۱۷- اکتوبر صفحہ ۱۱ میں جو فارسی غزل من تصنیف مولوی عبد اللہ بن حبیب صاحب شایع ہوئی تھی اُسکے آخیر شعر کے مصرعہ اول میں لفظ پیشش میں ش ضمیر محذوف ہو گیا ناظرین اُسکو یوں صحیح پڑھ سکتے
از دولت قربت کہ بہ پیشش دو جہاں ہیچ فقط +

مناجات

جسکو مصنف نے جولائی ۱۸۹۹ء میں اجمیر کے ایام مسافرت و ابتلا میں تصنیف کیا

لکھہ ای قلم دعائیہ اشعار آجکل — بندا لم میں دل ہی گرفتار آجکل
ای روح پاک تیرا ہی قدرت کمال ہی — تیرا ہی روز و شب ہی طلبگار آجکل
تیری تسلی بخش نداء ہی پر غرور — دلبر کئے ہجوم ہیں افکار آجکل
حلال مشکلات دو عالم مسیح پاک — پہنچ مدد کو ای شہ ابرار آجکل
دنیا کی جو فروشی و گندم نمائی سے — دل اپنا ہی کمال ہی بیزار آجکل
ای ناخدائے زورق عالم شتاب ہو — سر سے گذر چلی ہی یہ منجدھار آجکل
وقت مدد ہی دیر نہ کر چارہ ساز خلق — مایوس ہی یہ جوش کل زار آجکل
ای نوح حشر تو ہی سفینہ نجات کا — گرداب غم میں ہی گرفتار آجکل
کشتی شکستہ شدت طوفان ہی تہاں — اس کشمکش سے بچنا ہی دشوار آجکل
دست مدد بڑھا کے مجھے تھام لے تنہا — بجرالم سے کر تو مجھے پار آجکل
عمر دو روزہ خدمت عیسی میں ہو بسر — ای یہہ دعا فقیر کی ہر بار آجکل

خوشی کی خبر ہی کہ ڈاکٹر سی بی نیوٹن صاحب اپنے ایام رخصت کے ختم ہونے سے پہلے ہی پنجاب کو واپس تشریف لاتے ہیں اور اُنکے ہمراہ پادری صاحبان جے میکلمن آیچ فشر اور دو مشنری لیڈیاں مس ڈونالڈسن اور میس ڈنلپ نئے تشریف لائیں گے۔ مس گیون او مینٹ مس لودیانہ امریکن پرسبٹیرین مشن رخصت سے واپس تشریف لاتی ہیں خداوند اُن سبھوں کو بخیریت ہندوستان میں پہنچائے اور کامیابی کا دروازہ اُنکے لئے کھولے +

نمبر ۲ تخمینہ جات جو برائے منظوری کمیٹی میں پیش ہوئی -

۱/۴ مرمت نالی محلہ گورمنگلی تعداد ۱۰

۲/۴ مرمت نالی محلہ بندیان ۲

۳/۴ مرمت فرش متصل ٹھاکر دوارہ ۵

۴/۴ مرمت پھرکی وغیرہ محلہ چاہ اوان ۱۰

نمبر ۳ درخواست سید دلاور علی شاہ بدرخواست معاوضہ زمین راستہ جس پر فرش لگانا تجویز ہوا بسبب اسکے کہ پہلے یہہ کوچہ ۸ فٹ عرض کا تھا اب بجائے اسکے ۱۰ فٹ ہوگا جس میں سائل کا عذر ہے کہ زمین میری کوچہ میں آگئی معہ دیگر کاغذات متعلقہ تجویز ہوئی کہ رپورٹ مفصل کے لئے سپرد سب کمیٹی تعمیرات کے ہو اور سائل سے و دیگر اشخاص قرب جوار سے دریافت تعداد معاوضہ قائم کریں - نمبر ۴ رپورٹ سب کمیٹی بحوالہ رزولیوشن ۲۲ مورخہ ۲- مئی ۱۸۸۹ء متعلقہ لگائے جانے گھنٹہ بمکان گورنمنٹ سکول و حکیم صاحب پریزیڈنٹ کے رشل دیے جانے ٹھیکہ میں کوئی شرط چارڈال کی نہیں نا سمجھ حاجت ہی چارڈال کا ہونا چوک کے ضروری ہے اور چارڈال کا چار سو میں تیار بھی نہیں ہو سکتا امد مولا بخش اصل ٹھیکہ دار مفرور ہے جس کا ذمہ تھا کہ لگاکر دو سال تک چلاوے اگر فتح الدین دیگر یار ذمہ وار لگانے اور چلانے کا بنے تو لیا جا سکتا ہے تجویز ہوئی کہ چونکہ مولا بخش کا یہہ گھنٹہ موجودہ کمیٹی ہے مگر ناکمل جو کچھ عہد اسنے تیار کرنے کے لئے کیا تھا اُسے پورا نہیں کیا بصورت عدم ایفاء وعدہ کمیٹی ذمہ وار نہیں ہے کہ ایک ایسے ناکمل گھنٹے کو لیوے جو بوجہ ناکمل ہونے کے ناکارہ ہے لہذا عدالت میں اطلاع دیجاوے کہ کمیٹی گھنٹہ نہیں رکھی گی جب چاہیں منگوالیں اور صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر کی خدمت میں گذارش ہووے کہ ماصہ ۵۰ سنجملہ ۸۰ جو میونسپل کمیٹی نے ابتدا میں دیا تھا اور اب امانت میں جمع ہے بھجوا دیویں - نمبر ۵ روبکار سردار جیمی سنگھ صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر بہادر وجوڈیشل کمشنر مورخہ ۷ جولائی ۱۸۸۹ء و روبکار صاحب وائس پریزیڈنٹ مورخہ ۱۰- جولائی ۱۸۸۹ء نسبت اُس تکلیف کے جو بعض مکانات شہر میں بوجہ کثرت بارش پیش آئے ونیز دربارہ انتظام جو تکلیف مذکورہ کے روکنے کے لئے کیا گیا اور لالہ رام جیداس صاحب نے تذکرہ فرمایا کہ اس نالی کا پانی جو پل ریل جنوبی کے پیچھے سے آتا ہے وہ دور دور کا پانی آتا ہے اور وہ اس وجہ سے کہ وہ نالی شرقی کی طرف ناتمام چھوڑی گئی ہے محلہ ویکفیلڈ گنج میں آگھستا ہے و روبکار صاحب اسسٹنٹ انجنیر نسبت شکایت مالکان مکانات جو نالی کھود کر پانی نکالتے ہیں اور یہہ کہ جن کے پرنالہ نالی ہائے کو توڑتے ہیں کسی پرنالہ کا حکم فرمایا جاوے - تجویز ہوئی کہ نسبت انتظام مناسب رپورٹ کرنے کی غرض سے سب کمیٹی جس میں صاحبان ذیل شامل ہوں مقرر کیجاوے - سردار جیمی سنگھ صاحب بابو رائے برودہ صاحب - مولوی محمد حسن صاحب - لالہ رام جیداس صاحب - خواجہ احسن شاہ صاحب - اور روبکار صاحب اسسٹنٹ کا جواب بھی یہہ ہے سب کمیٹی تجویز کرے - نمبر ۶ رپورٹ اور سیر بحوالہ رزولیوشن ۴۸ مورخہ ۲۷- مئی ۱۸۸۹ء معہ نقشہ پیمائش جس سے وہ مقدار زمین کوچہ معلوم ہوتا ہے جو قطبا کنشبل نے دبائی ہے و دیگر کاغذات متعلقہ - چونکہ حکم پہلے جو اس بارہ میں دیا گیا ہے وہ کافی ہے مزید کارروائی کی ضرورت نہیں ہے لہذا تجویز ہوئی کہ کاغذات داخل دفتر ہویں - نمبر ۷ کاغذات جن کے سے بسبب ضروری ہونیکے دی گئی اور اب برائے منظوری کمیٹی میں پیش ہوئے -

۱/۴ بابت چندہ تارا سنگھ و جواہر سنگھ چراسیان ۸

۲/۴ بموجب روبکار صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر مورخہ ۲۱ جون ۱۸۸۹ء مبلغ ۲۰ بابت جلسہ سالگرہ و ملکہ معظمہ

۳/۴ قیمت ۲ رم کاغذ حنائی بحساب فی رم ۱۰

۴/۴ بابت خرید کتاب انگریزی واسطے کتب خانہ یعنے کتاب ہسٹوری آف دی ورلڈس پراگرس یعنے تاریخ تجویز ہوئی کہ یہہ جملہ رقومات منظور کئے جاویں - نمبر ۸ رپورٹ سب کمیٹی بحوالہ رزولیوشن ۱۱ مورخہ ۲۱ اپریل ۱۸۸۹ء نسبت انتظام سانڈان و دیگر جانوران آوارہ شہر اسکے کہ منجملہ سانڈان موجودہ دس سانڈھ شہر میں رکھے جاویں اور اُن کے سینگ رنگ دیئے جاویں باقی خالتو بیٹر دوڑا بھیجدیئے جاویں دیگر گائے بھیڑیں وغیرہ پکڑ کر کوتوالی میں بھیجدی جاویں تاکہ وقت رفع ہو آئندہ کے لئے نوٹس دیا جاوے کہ کوئی بچھڑا بطور سانڈھ کے بلا اجازت کمیٹی نہ چھوڑا جاوے اور جو سانڈھ لنگڑے ہیں وہ بدستور شہر میں رہیں اُن سے کوئی نقصان نہیں - تجویز ہوئی کہ رپورٹ سب کمیٹی اسقدر تفاوت کے ساتھ منظور کی جاوے ۲۲ سانڈھ جو اب موجود ہیں وہ سب بدستور قایم رہیں اور عملہ صفائی کو تاکید ہووے کہ اس کی نگرانی رکھیں کہ دیگر حیوانات آوارہ سڑکوں میں نہ پھریں اور جو سڑکوں میں پھریں اُنہیں پکڑ کر پھاٹک میں پہنچادیں +

باقی آئندہ

لودیانہ

مسمی نانک سنار ایک ملمع کی جوڑی رام سرن سنار کو بقیمت ۳۵ روپیہ فروخت کر گیا خریدار نے ۵۰ روپیہ کی مالیت سمجھکر جلد خرید لی مگر ڈھالا تو معلوم ہوا کہ سونے کی نہ تھی بیچارے نے عدالت میں عرضی دی گواہ طلب ہوئے مجرم پر جرم ثابت ہونے پر ایک سال قید اور ۵۰ روپیہ جرمانہ کا حکم نافذ ہوا - چند آدمی قمار بازی میں پکڑے گئے جنکو ایک ایک ماہ کی قید اور بیس ۲۰ بیس ۲۰ روپیہ جرمانہ کے سزایاب ہوئے - بتقریب دیوالی قمار بازی کا بازار گرم ہے بعض مالا مال ہو جائیں گے اور بعض کنگال پولیس تاک میں لگی ہوئی ہے فقط